ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 03 No. 02. Apr-Jun 2025.Page#.1591-1609
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
https://doi.org/10.55966/assaj.2025.3.2.031
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Research Review of the Sharia and Legal Scope of Drugs

منشیات کے شرعی و قانونی دائرہ کار کا تحقیقی جائزہ

Mr. Muhammad Zakir ul Hassan Heideri
Ph.D Scholar Department of Islamic Studies, Imperial College Of Business Studies, Lahore.
zakirulh79@gmail.com
Dr. Muhammad Imtiaz Hussain (Corresponding Author)
Assistant Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore

Abstract

History tells us that addiction has been a problem for man since the beginning because man has always wanted to be intoxicated. He wants to escape from the sorrows and worries of the world. In such a situation, addiction is the only process that solves both of these problems for man. Only Islam has given full emphasis on eliminating drugs from human life and has introduced a general term for it. Drugs are derived from intoxication, for which the word "khamr" is commonly used in the Arabic language. Hazrat Umar Farooq has explained khamr in the following words: It is narrated from Sayyiduna Ibn Umar that Sayyiduna Umar said; I was sitting on the pulpit of the Prophet (ﷺ) and I heard him say: O people! When the prohibition of wine was revealed, it was prepared from five things: grapes, dates, honey, wheat and barley. In view of Islamic teachings and the prohibition of drugs in Islam, the prohibition of drugs is clear in the constitution and laws of Pakistan. Alcohol and its various forms, as well as snuff, pan, gutka, and all other types of drugs are prohibited. Both developed and developing countries have been affected by all these aspects of drugs. Despite thousands of measures, Pakistan has not remained free from addiction to paan, gutka, cigarettes, snuff, and alcohol. Even the institutions of knowledge and consciousness, from which enemies of such evil intentions are born, have not remained free from drugs. On September 16, 2018, the Supreme Court Lahore took notice of the use of drugs in private and government educational institutions, after which a wave of concern spread across the country, including the Senate, but no steps have been taken to prevent it yet.

***Keyword**: Drugs, Drug Prevention, Islamic Prohibition, Pakistani Law, Intoxicated, Islamic Teachings*

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ نشہ انسان کا ابتداء سے ہی مسئلہ رہا ہے کیونکہ انسان شروع سے سر مست رہنا چاہتا ہے۔ وہ دنیا کے دُکھوں اور پریشانیوں سے بھاگنا چاہتا ہے۔ ایسے میں نشہ ہی وہ عمل ہے جو انسان کے یہ دونوں مسائل حل کر دیتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ جب نشئی کا نشہ ٹوٹتا ہے تو زندگی کے دُکھ پہاڑ بن کر اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں جس سے نکلنے کیلئے وہ پھر نشے کی طرف راغب ہوتا ہے اور نشہ آہستہ آہستہ اس کی عادت بن جاتا ہے اور وہ اس کی طلب میں بے چین رہنے لگتا ہے یہاں تک کہ اس کی زندگی کا مقصد ہی نشہ رہ جاتا ہے اور اس کا انسان کی زندگی سے خاتمہ پر مکمل زور صرف اسلام نے دیا ہے اور اس کیلیے کلی طور پر اصطلاح متعارف کرائی ہے۔

اسلام میں منشیات کی اصطلاح

منشیات یہ نشہ سے مشتق ہے جس کے لئے عربی زبان میں "خمر" کا لفظ عام طور سے استعمال کیا جاتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خمر کی وضاحت بایں الفاظ کی ہے:

«عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الخَمْرِ، وَهْيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنْ: العِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالعَسَلِ وَالحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ»[1]

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر تشریف فرما تھے اور سنا کہ اے لوگو! جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی، انگور، کھجور، شہد گیہو اور جو سے۔"

اس حدیث کی وضاحت میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ، ثَنَا أَحْمَدُ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ، أنا الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسٍ: التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ وَالْحِنْطَةُ وَالشَّعِيرُ وَالْعَسَلُ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ »[2]

امام عبد الرزاق اپنی سند کے ساتھ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابو علی اسمائیل سے سنا اور امام عبد الرزاق سے ثوری نے بیان کیا اور ثوری سے ابی حیان نے اور ابی حیان سے شعبی نے اور شعبی نے ابن عمر سے اور ابن عمر نے عبد اللہ بن عمر سے اور وہ فرما رہے تھے کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی، انگور، کھجور، شہد گیہو اور جو سے اور شراب ہر پینے کی چیز ہے جو عقل کو زائل کر دے۔

یعنی خمر کا اطلاق ہر نشہ آور چیز پر ہوتا ہے۔ اس کی تائید مسلم شریف کی ایک اور روایت سے ہوتی ہے حضرتِ نافع فرماتے ہیں:

«عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ»[3]

"حضرتِ نافع نے بیان کیا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ کہ ہر نشہ آور چیز خمر کہلاتی ہے اور ہر قسم کا خمر حرام کر دیا گیا ہے۔"

خمر کی وضاحت

مفتی احمد یار خان لکھتے ہیں

[1] قشیری ،مسلم بن الحجاج ،صحیح مسلم، کتاب التفسیر ،الرقم الحدیث 7560،دار إحياء التراث العربي، بيروت الطبعةالأولى، 1417ھ32/2

[2] بخاري ،محمد بن إسماعيل أبو عبدالله ،صحيح البخاري، کتاب الاشربہ ،الرقم الحدیث5588 دار إحياء التراث العربي ،بيروت، الطبعةالأولى، 1422ه-،441/3

[3] قشیری ، مسلم بن الحجاج ، صحیح مسلم ، 1587/3

”خمر کے لفظی معنی ہیں ڈھکنا چھپانا اسی لیے دوپٹہ کو خمار کہتے ہیں کہ وہ سر ڈھک لیتا ہے، شراب کو خمر اس لیے کہتے ہیں کہ پینے والے کی عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے، دوسرے اماموں کے نزدیک ہر پتلی نشہ آور چیز خمر ہے اور اس کا پینا حرام نشہ دے یا نہ دے خواہ انگور کی ہو یا کھجور وغیرہ کسی اور چیز کی۔“[4]

خمر کسے کہتے ہیں اس بارے میں آئمہ کی مختلف آراء ہیں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف شراب انگوری کو خمر کہتے ہیں دوسری شرابیں خمر نہیں کہلاتیں، امام اعظم کے ہاں انگوری اور غیر انگوری میں چند طرح فرق ہے:

- ایک یہ کہ خمر یعنی شراب انگوری حرام قطعی ہے اس کا حلال جاننے والا مرتد ہے باقی شرابیں حرام ظنی ہیں جن کا منکر کافر نہیں۔
- دوسرے یہ کہ خمر یعنی شراب انگوری نجس العین نجاست غلیظہ ہے دوسری شرابیں نجاست غلیظہ۔
- تیسرے یہ کہ خمر یعنی شراب انگوری کا ایک قطرہ پینے والے کو حد یعنی اسی ۸۰ کوڑے ماریں جائیں گے، دوسری شراب حد نشہ تک پینے والے کو حد لگے گی کم والے کو نہیں۔
- چوتھے یہ کہ خمر کا ایک قطرہ بھی حرام ہے نشہ دے یا نہ دے، دوسری شرابیں حد نشہ سے کم حرام نہیں بلکہ حد نشہ پر حرام ہوتی ہیں، ہاں جو کوئی لہو و لعب، عیش و طرب کے لیے حد نشہ سے کم پئیے تو سخت گنہگار ہے، ہر لہو حرام ہے اور لہو والا حرام کا مرتکب۔ امام محمد کے ہاں ہر شراب کا قطرہ بھی حرام ہے مگر فی زمانہ امام صاحب کے قول پر فتویٰ نہ دیا جائے ورنہ فساق اس بہانہ سے شراب خوری کریں گے۔ کسی نے ابو حفص کبیر سے شراب کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ہر شراب کا قطرہ بھی حرام ہے سائل نے کہا آپ نے امام اعظم کے خلاف کہا آپ نے فرمایا فی زمانہ لہو و لعب کے لیے لوگ پیتے ہیں لہذا حرام کے مرتکب ہیں جن کے لیے غیر خمر کا قطرہ حلال تھا، اب وہ لوگ نہ رہے یہ وہ تھے جو صرف کھانا ہضم کرنے، نماز پر قوت حاصل کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔

علماء فرماتے ہیں کہ ایسے ہی افیون، بھنگ، چرس وغیرہ نشہ آور غیر پتلی چیزوں کا بھی یہ ہی حکم ہے کہ تا حد نشہ حرام ہیں اس لیے کم دواءً، حلال لہو و لعب کے لیے حرام، نیز وہ چیزیں نجس نہیں۔

قلتِ نشہ پر حرمت کی دلیل

یہاں یہ اعتراض پیدا کرنا بے جا ہو گا کہ گر کم مقدار میں نشہ والی اشیاء استعمال کرنے سے نشہ نہ پیدا ہونے پر اتنی مقدار پینا جائز ٹھہرے گا۔ اس اعتراض کی گنجائش بایں طور نہیں ہے کہ نشہ کے سلسلے میں اسلام کا دوسرا اصول یہ ہے۔

«عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ»[5]

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ جس کا زیادہ حصہ نشہ آور اور مفتر ہو اس کا کم مقدار میں بھی استعمال کرنا حرام ہے۔“

---

4 مفتی احمد یار خان نعیمی،مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، نعیمی کتب خانہ گجرات2001-380/5

5 أبو عبد الله ابن ماجة محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه ،1124/2

مذکورہ تعریف کو اصول بنانے سے منشیات کے زمرے میں شراب، تمباکو، بیڑی، سگریٹ، گل، گٹکھا، گانجہ، بھنگ، چرس، کوکین، حقہ، افیم، ہیروئین، وہسکی، سیمپین، بئر، ایل ایس ڈی، حشیش اور مخدارت کی تمام اشیاء شامل ہیں۔

اسلام میں منشیات کی حرمت کی وجوہ

منشیات کو اسلام نے حرام اس لئے کیا ہے کہ منشیات کا عادی ہوش وہواس کھو بیٹھتا ہے اور یہ مضمون قرآن میں بیان ہوا ہے کہ جب منشیات میں سے ام الخبائث یعنی کہ شراب کی حرمت کی آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا اللہ تو اس کا واضح بیان فرما ان پر سورۃ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا گیا اور انہیں یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بھی یہی دعا کی کہ یا اللہ اسے ہمارے لئے اور زیادہ صاف بیان فرما اس پر سورۃ نساء کی آیت نازل ہوئی۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں:

«فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَاهَا عَلَى عُمَرَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا. فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، تَلَاهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا. فَكَانُوا لَا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فِي أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ»[6]

"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمتِ شراب کی آیات تلاوت فرمائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا اللہ تو اس کا واضح بیان فرما"

تب اللہ کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی ارشاد ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ[7]

"اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو"

نازل ہوئی اور ہر نماز کے وقت پکارا جانے لگا کہ نشے والے لوگ نماز کے قریب بھی نہ آئیں امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حضرت عمر کو بلوایا گیا اور ان کے سامنے اس آیت کی بھی تلاوت کی گئی آپ نے پھر بھی یہی دعا کی یا اللہ ہمارے لئے اس کا بیان اور واضح کر اس پر سورۃ مائدہ کی آیت (انما الخمر) اتری جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ آیت بھی سنائی گئی اور جب ان کے کان میں آیت کے آخری الفاظ (فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ) پڑے تو آپ بول اٹھے انتہینا انتہینا ہم رک گئے ہم باز آئے، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ میں بھی روایت ہے لیکن اس کا راوی ابو میسرہ ہے جن کا نام عمر بن شرحبیل ہمدانی کوفی ہے"[8]

ابن ابی حاتم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے (انتہینا انتہینا) کے قول کے بعد یہ بھی ہے کہ شراب مال کو برباد کرنے والی اور عقل کو خبط کرنے والی چیز ہے اور امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خمر ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے اور فرمایا:

«عَنْ نَافِعٍ، عَنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ»[9]

"حضرتِ نافع نے بیان کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ کہ ہر نشہ آور چیز خمر کہلاتی ہے اور ہر قسم کا خمر حرام کر دیا گیا ہے۔"

---

[6] أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير الدمشقي، تفسير القرآن العظيم، دار طيبة للنشر والتوزيع، 308/2

[7] النساء 43:4

[8] أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير الدمشقي، تفسير القرآن العظيم، 123/1

[9] أبو الحسن مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري، الجامع المسند الصحيح مسلم، 1587/3

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: میسر کہتے ہیں جوے بازی کو گناہ اس ان کا وبال اخروی ہے اور فائدہ صرف دنیاوی ہے کہ بدن کو کچھ نفع پہنچے یا غذا ہضم ہو یا فضلے بر آمد ہوں یا بعض ذہن تیز ہو جائیں یا ایک طرح کا سرور حاصل ہو جیسے کہ حسان بن ثابت کا جاہلیت کے زمانہ کا شعر ہے شراب پی کر ہم بادشاہ اور دلیر بن جاتے ہیں، اسی طرح اس کی خرید و فروخت اور کشید میں بھی تجارتی نفع ممکن ہے ہو جائے۔ اسی طرح جوئے بازی میں ممکن ہے جیت ہو جائے، لیکن ان فوائد کے مقابلہ میں نقصانات ان کے بکثرت ہیں کیونکہ اس سے عقل کا مارا جانا، ہوش و حواس کا بیکار ہونا ضروری ہے، ساتھ ہی دین کا برباد ہونا بھی ہے، یہ آیت گویا شراب کی حرمت کا پیش خیمہ تھی مگر اس میں صاف صاف حرمت بیان نہیں ہوئی تھی اسی لئے حضرت عمر کی چاہت تھی کہ کھلے لفظوں میں شراب کی حرمت نازل ہو، چنانچہ آخر کار سورۃ مائدہ کی آیت میں صاف فرما دیا گیا کہ شراب اور جوا اور پانسے اور تیر سے فال لینا سب حرام اور شیطانی کام ہیں، اے مسلمانو اگر نجات کے طالب ہو تو ان سب سے باز آجاؤ، شیطان کی تمنا ہے کہ شراب اور جوئے کے باعث تم میں آپس میں عداوت و بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے

منشیات کا دائرہ کار از قرآن

قرآن کریم کا ایک بڑا معجزہ یہ ہے کہ اس کے الفاظ کم ہوتے ہیں مگر اپنے اندر بہت سارے معانی پوشیدہ رکھتے ہیں۔ منشیات کے تعلق سے قرآن کریم میں "خمر" کا استعمال حکمت عملی سے کم نہیں جس نے قیامت تک پیدا ہونے والی ساری نشہ آور چیزوں کو حرمت میں شامل کر لیا اور کسی کو اعتراض کرنے کی گنجائش نہ چھوڑی کہ شراب کے لئے حرمت ثابت ہے مگر بیڑی سگریٹ گٹکھا وغیرہ کے لئے حرمت منصوص نہیں۔

حرمت منشیات کے تدریجی احکام

احکام الٰہیہ کی اصلی اور حقیقی حکمتوں کو تو احکم الحاکمین ہی جانتا ہے مگر احکام شرعیہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت اسلام نے احکام میں انسانی جذبات کی بڑی رعایت فرمائی ہے تاکہ انسان کو ان کے اتباع میں زیادہ تکلیف نہ ہو خود قرآن کریم میں فرمایا۔

ارشادِ ربانی ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا[10]

"یعنی اللہ تعالیٰ کسی انسان کو ایسا حکم نہیں دیتا جو اس کی قدرت اور وسعت میں نہ ہو"

اسی رحمت و حکمت کا تقاضا تھا کہ اسلام نے منشیات اور شراب کے حرام کرنے میں بڑی تدریج سے کام لیا۔

پہلا مرحلہ

منشیات کی تدریجی ممانعت اور حرمت کی قرآنی تاریخ کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں منشیات اور شراب کے متعلق چار آیتیں نازل ہوئی ہیں جن کا ذکر اوپر آچکا ہے ان میں سے ایک آیت سورہ بقرہ کی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے :

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ[11]

---

[10] البقرة 286:2

[11] البقرة 219:2

"لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے، لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے، آپ سے بھی دریافت کرتے ہیں کہ کیا کچھ خرچ کریں، تو آپ کہہ دیجئے حاجت سے زیادہ چیز اللہ تعالیٰ اس طرح سے اپنے احکام صاف صاف تمہارے لئے بیان فرمارہا ہے تاکہ تم سوچ سمجھ سکو۔"

اس میں شراب سے پیدا ہو جانے والے گناہوں اور مفاسد کا ذکر کر کے چھوڑ دیا گیا ہے حرام نہیں کیا گویا ایک مشورہ دیا کہ یہ چھوڑنے کی چیز ہے مگر چھوڑنے کا حکم نہیں دیا۔

دوسرا مرحلہ

دوسرا مرحلہ قرآن کی دوسری آیت مبارکہ میں بیان فرمایا کہ سورہ نسآء کی آیت مبارکہ میں صرف نماز کے دوران منع فرمایا اور قرآن میں ارشاد فرمایا: ارشاد ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ[12]

"اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو"

اللہ نے یہاں پر لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى میں خاص اوقات نماز کے اندر شراب کو حرام کر دیا گیا باقی اوقات میں اجازت رہی۔

تیسرا مرحلہ

حرمت منشیات کو اسلام کے ابتدائی دور میں تین مراحل میں حرام قرار دیا گیا اور تیسری اور چوتھی دو آیتیں سورہ مائدہ کی ہیں ان میں صاف اور قطعی طور پر شراب کو حرام قرار دیدیا۔ ارشادِ ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ[13]

"اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں۔ ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو۔"

دوسری آیت مبارکہ میں فرمایا:

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ[14]

"شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کہ ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کرادے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تمہیں باز رکھے۔ سو اب بھی باز آجاؤ۔"

---

[12] النساء43:4
[13] المائدة90:5
[14] المائدة91:5

شریعت اسلام نے شراب کے حرام کرنے میں اس تدریج سے اس لئے کام لیا کہ عمر بھر کی عادت خصوصاً نشہ کی عادت کو چھوڑ دینا انسانی طبیعت پر انتہائی شاق اور گراں ہوتا، علماء نے فرمایا، فطام العادم اشد من فطام الرضاعۃ یعنی جیسے بچے کو ماں کا دودھ پینے کی عادت چھوڑ دینا بھاری معلوم ہوتا ہے انسان کو اپنی کسی عادت مستمرہ کو بدلنا اس سے زیادہ شدید اور سخت ہے اس لئے اسلام نے حکیمانہ اصول کے مطابق اول اس کی برائی ذہن نشین کرائی پھر نمازوں کے اوقات میں ممنوع کیا پھر ایک خاص مدت کے بعد قطعی طور پر حرام کر دیا گیا۔

منشیات کا دائرہ کار از حدیث

حدیث کے شہ پاروں میں بھی منشیات کی حرمت کے بے شمار دلائل ہیں۔ مثلاً منشیات کو "مسکر" کہکر اس کی حرمت کا اعلان کیا۔ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

«كلُّ مُسكِرٍ خَمرٌ . وَكُلُّ مُسكِرٍ حَرامٌ۔»[15]

"ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔"

دوسری جگہ سرکارِ دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«ولا تشرَبوا مُسْكِرًا۔»[16]

"اور نشہ آور چیز کا استعمال مت کرو۔"

آدمی جب بیماری سے دوچار ہوتا ہے تو اپنے آپ کو موت کی دہلیز پر محسوس کرتا ہے یعنی ہر آن اسے موت کا کھٹکا لگا رہتا ہے۔ مریض اور اس کے رشتے دار کی کوشش ہوتی ہے کہ جتنا جلد ممکن ہو شفا مل جائے اور جب اضطراری حالت درپیش ہو اور خنزیر کی حاجت پڑ جائے تو اسلام نے اس کی اجازت دی ہے پر موت وحیات کی کشمکش میں منشیات سے جان بچانے کی قطعی اجازت نہیں۔ ایک صحابی طارق بن سوید الجعفی رضی اللہ عنہ نے شراب کو بطور دوا استعمال کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت نہین دی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«إنه ليس بدواءٍ . ولكنه داءٌ۔»[17]

"شراب دوا تو نہیں ہے مگر بیماری ضرور ہے"۔

کہ شراب دوا تو نہیں ہے مگر بیماری ضرور ہے یعنی یہ بیماری کا سبب بنتی ہے۔ نشہ باز کے لئے بڑی سخت وعیدیں ہیں۔ نشہ باز کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

«مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يُقْبَلِ لَہُ صَلَاۃُ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللہُ عَلَيْہِ، فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللہُ لَہُ صَلَاۃَ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللہُ عَلَيْہِ، فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللہُ لَہُ صَلَاۃَ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللہُ عَلَيْہِ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَۃَ لَمْ يَقْبَلِ اللہُ لَہُ صَلَاۃَ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللہُ عَلَيْہِ وَسَقَاہُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ۔ قِيْلَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ ؟ قَالَ: نَهْرٌ مِنْ صَدِيْدِ أَهْلِ النَّارِ۔»[18]

---

15 قشیری مسلم بن حجاج ،الصحيح مسلم، 1587/3

16 علي بن الجَعْد بن عبيد، مسند ابن الجعد،293/1

17 مسند الإمام أحمد بن حنبل،154/31

18 ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ،سنن الترمذي،الرقم الحديث 1517

"جس نے شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں کرتا اور اگر توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے اگر دوبارہ لوٹا (شراب پی) تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرماتا اور اگر توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور اگر (تیسری مرتبہ) پھر لوٹا تو اللہ تعالیٰ پھر اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرماتا اور اگر توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرلیتا ہے اور اگر چوتھی مرتبہ لوٹا تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرماتا اور اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہیں فرماتا اور اسے نہر الخبال سے پلائے گا۔ کہا گیا: اے ابو عبد الرحمن! (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) نہر خبال کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جہنمیوں کی پیپ کی نہر ہے۔"

نشہ کی حرمت پہ تمام مکاتب فکر کے علماء کا اتفاق ہے۔ مسلمانوں کے علاوہ تمام مذاہب میں بھی اس کی تباہ کاری کا تذکرہ ملتا ہے۔ سائنسدان سے لیکر سبھی اطباء اس کو جسم کے لئے نقصان دہ بتلاتے ہیں۔ نشہ والی چیزوں کے پیکٹ پہ اس کی ہلاکت خیزی کا انتباہ ضرور ہوتا ہے جو اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ نشہ باتفاق مذاہب عالم ضرر رساں ہے اس لئے اس کے حرام ہونے میں کوئی تردد نہیں۔

مجھے اس بات پہ حیرت ہے کہ تمام اطباء منشیات کی ساری قسموں کو جسم کے لئے نقصان دہ بتلاتے ہیں جبکہ کچھ نشہ خور مولوی گل منجن، سورتی ،زردہ اور بیڑی سگریٹ وغیرہ کو جائز بتلا کر اپنے لئے نشہ خوری کی حلت کا راستہ ہموار کرتے ہیں۔ اس حال میں کہ قرآن وحدیث کے نصوص سے اس کی حرمت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ علمائے اسلام نے نام لے لے کر مزید اس کو واضح کیا۔ اس کے باجود بعض منشیات کی حرمت کا انکار کرنے والے کم علمی کے شکار یا نشہ خوری کو شہ دینے کی خاطر یہ حربہ اپنائے ہوئے ہیں۔ منشیات کو جہاں شیطانی کام قرار دیا گیا وہیں اسے رجس یعنی خبیث چیز بھی کہا گیا اور قرآن کی ایک دوسری آیت سے ہر خبیث چیز کو حرام کر دیا گیا ہے۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ[19]

"اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں۔"

اسی طرح یہ فضول خرچی کا بھی باعث ہے اور فضول خرچی پہ کوئی کلام ہی نہیں۔

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا [20]

"اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر ملامت کیا ہوا درماندہ بیٹھ جائے۔"

معمولی نشہ آور شئے کا استعمال

کھانے پینے کی اشیاء سے ہی منشیات کو کشید کیا جاتا ہے جیسے ہیروئن کی کشید کی جاتی ہے ایسے ہی کھجور اور انگور سے شراب بنائی جاتی تھی جیسا کہ حدیث میں اس کی وضاحت ہے: ارشاد نبوی ﷺ ہے:

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجرتين: النخلةِ والعِنَبَةِ »

حضرت ابوہریرہ سے وہ رسول اللہ سے راوی فرماتے ہیں شراب ان دونوں درختوں سے ہوتی ہے کھجور اور انگور"

[19] الأعراف157:7
[20] الإسراء29:17

اس حدیث میں خمر لغوی معنی میں ہے یعنی عقل بگاڑنے والی چیز اور ان دو چیزوں کا ذکر اس لیے ہے کہ اس وقت عرب میں ان ہی کی شراب عموماً ہوتی تھی ورنہ شراب اور چیزوں سے بھی بنتی ہے جیسا کہ آگے آرہاہے۔ اور اس حدیث کے مطابق جتنی بھی اشیاء آج نشہ کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں ان میں نشہ ہے تو وہ حرام ہیں اور اسی بات کی وضاحت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی فرمائی۔

«وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خطَبَ عمرُ رَضِي الله عَنهُ عَلَى مِنْبَرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ والشعيرِ والعسلِ وَالْخمر مَا خامر الْعقل»[21]

حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھا تو فرمایا کہ شراب کی حرمت نازل ہوچکی ہے اور شراب پانچ چیزوں سے ہوتی ہے ۲؎ انگور، چھوہارے، گیہوں، جو اور شہد سے خمر وہ ہے جو عقل بگاڑے "

ابن عمر کی ایک مزید وضاحت پر مشتمل دوسری حدیث ہے:

«وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خطَبَ عمرُ رَضِي الله عَنهُ عَلَى مِنْبَرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ والشعيرِ والعسلِ وَالْخمر مَا خامر الْعقل »[22]

حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ شراب کی حرمت نازل ہوچکی ہے اور شراب پانچ چیزوں سے ہوتی ہے انگور، چھوہارے، گیہوں، جو اور شہد سے خمر وہ ہے جو عقل بگاڑے "

ایسے ہی حضرت عمر کے دور میں منشیات کی کشید میں اضافہ ہو گیا تھا تو آپ نے ان تمام کی حرمت کے بارے میں فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں مسجد نبوی شریف میں منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ خطبہ دیا یا خطبہ جمعہ تھا یعنی آج کل ہمارے ملک میں عموماً ان پانچ چیزوں سے شراب بنتی ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں عموماً دو چیزوں سے بنتی تھی انگور اور کھجور لہذا یہ حدیث گزشتہ حدیث کے خلاف نہیں۔

یعنی شراب ان پانچ چیزوں میں منحصر نہیں جو پتلی چیز نشہ آور ہو جائے وہ شراب ہے اور حرام ہے حتی کہ تربوز کا پانی اگر گرم ہو کر نشہ دینے لگے تو وہ بھی حرام ہے۔

«وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا وَعَامة خمرنا الْبُسْرَ وَالتَّمْر. »[23]

"حضرت انس سے جب شراب حرام کی گئی حالانکہ ہم شراب بہت تھوڑی ہی پاتے تھے ہماری عام شرابیں کچی کھجور و چھوہارے کی تھی اس میں اشارۃً فرمایا گیا کہ شراب رب تعالیٰ نے حرام فرمائی اس طرح کہ اس کی حرمت قرآن کریم میں نازل فرمائی اسی لیے حرم رسول اللہ نہ فرمایا۔"

---

[21] بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی ، السنن الکبری. مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، 1414ھ-338/2
[22] بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد ،شرح السنة. بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، 1403ھ-467/1
[23] ازدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری. الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب. بیروت، لبنان: دار الحکمہ، 1415ھ.180/3

حجاز میں انگور بہت گراں تھے کھجور بہت سستی اس لیے وہاں شراب انگوری بڑی مہنگی پڑتی تھی جو امیر لوگ پی سکتے تھے عام لوگ کھجور کی شراب پیتے تھے۔ خیال رہے کہ کھجور جب درخت میں نمودار ہوتی ہے تو طلع کہلاتی ہے کچھ بڑی ہونے پر خلال پھر ملح پھر کچی بُسُر پختہ مگر تر رطب کہلاتی ہے، خشک ہو کر تمر یعنی چھوہارا۔

منشیات کے مشابہ سے بھی ممانعت

آج کل کے دور میں بے شمار قسم کی منشیات ایسی ہیں جن میں زیادہ تو نہیں ہلکا نشہ ضرور ہے لوگ اسے جائز سمجھتے ہیں ان کی حرمت اس حدیث سے ثابت ہے:

«وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ. وَقَالَ: «انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَةٍ»»[24]

"روایت ہے حضرت ابو قتادہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوارے اور کچے کھجور کے ملاوٹی سے اور کشمش و چھوہاروں کی ملاوٹی سے اور کچے کھجور اور تر کھجور کی ملاوٹی سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ہر ایک کا علیٰحدہ نبیذ بناؤ"

اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ان دو دو چیزوں کو ملا کر پانی میں بھگو کر ان کا شربت (نبیذ) نہ بناؤ کہ ان دو کے ملانے سے نشہ جلد پیدا ہو جاتا ہے کہ اگر ان میں سے ایک بھی متغیر ہو گیا تو دوسرے کو بھی خراب کر دے گا، یہ حکم احتیاطی ہے اگر دونوں کو ملا کر بھگویا گیا اور نشہ پیدا نہ ہوا تو پینا حلال ہے۔

سگریٹ، گٹکا، اور پان کا حکم

آج کے دور میں معمولی نشہ رکھنے والے نشے سگریٹ، پان، حقہ، نسوار اور گٹکا ہے جسے منشیات میں استعمال کیا جاتا ہے اور اسے ہلکا لیا جاتا ہے ایسے ہی زمانہ نبوی میں لوگ حیلے بہانے سے شراب پیتے اور اسے جائز سمجھتے تھے، جس کا حدیث انس میں ذکر ہے:

«وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ يُتَّخَذُ خَلًّا؟ فَقَالَ: «لَا»»[25]

"روایت ہے حضرت انس سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ سرکہ سے بنالی جائے تو فرمایا نہیں "

اس طرح کہ شراب میں پیاز یا نمک ڈال دیا جائے یا دھوپ میں رکھ دی جائے حتی کہ سرکہ بن جائے۔ یعنی شراب کو کسی تدبیر سے سرکہ نہ بناؤ بلکہ اسے پھینک دو۔ خیال رہے کہ احناف کے نزدیک اگر شراب سرکہ بنالی گئی تو پاک بھی ہو جائے گی اور حلال بھی، امام احمد کے نزدیک وہ حرام اور ناپاک ہی رہے گی، امام مالک کے نزدیک شراب سرکہ بنانا حرام ہے لیکن اگر بنالی جائے تو پاک ہو جائے گی، امام شافعی کے نزدیک اگر پیاز یا نمک ڈال کر سرکہ بنائی گئی تو نجس رہے گی اور اگر دھوپ میں رکھ کر سرکہ بنائی گئی تو پاک ہو جائے گی، امام ابو حنیفہ و امام اوزاعی اور لیث کے نزدیک یہ حکم اس وقت دیا گیا تھا جب کہ شراب نئی نئی حرام ہوئی تھی خطرہ تھا کہ اگر لوگوں نے سرکہ بنانا شروع کر دیا تو شراب چھوڑیں گے نہیں اس لیے شراب گرا دینے کا حکم دیا گیا جیسے اولاً شراب کے برتنوں کا استعمال بھی حرامت تھا جبکہ لوگ شراب چھوڑ دینے

[24] ابو داود، سلیمان بن أشعث سبحستانی ، السنن ابی داؤد. 43/2

[25] دارمی، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن ، السنن دارمی . بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، 1407ھ.7-329

کے عادی ہوگئے شراب کو بھول گئے تب یہ حکم بھی منسوخ ہوگیا امام اعظم کی دلیل حضور کا یہ فرمان عالی نعم الادام الخل سرکہ اچھا سالن ہے اس حدیث میں سرکہ مطلق ہے خواہ اول سے ہی سرکہ ہو یا شراب کا بنایا گیا ہو۔

افیون اور چرس کی ممانعت

افیون اور چرس سے بھی ممانعت اس لئے ہے کہ یہ نشہ آور ہیں اور ان سے انسان کے اعضاء پر اختیار نہیں رہتا ہے اور جو اعضاء بکھیرنے والا نشہ ہے وہ منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے:

«عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ ومفتر»[26]

"حضرت ام سلمہ سے فرماتی ہیں منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اعضاء بکھیر دینے والی چیز سے"

مسکر سے مراد پتلی نشہ آور چیزیں ہیں اور مفتر یعنی جسم میں گرمی اور ڈھیلا پن پیدا کرنے والی چیز ہے مراد خشک نشیلی چیزیں ہیں جیسے افیون بھنگ چرس وغیرہ کہ اسلام میں یہ سب چیزیں حرام ہیں کچھ تفصیل سے یا مسکر سے مراد قوی نشہ آور مفتر سے مراد ہلکا نشہ ہے، نشہ بہر حال نشہ ہے اگرچہ ہلکا ہو۔ خیال رہے کہ تمباکو سے نشہ لینا بھی حرام ہے اگر حقہ یا تمباکو والے پان سے نشہ ہو تو وہ بھی حرام ہے ورنہ نہیں۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں اس جگہ دو باتیں بہت ضروری فرمائیں:

- ایک یہ کہ سواء شراب انگوری کے دوسری تمام شرابیں جمہور علماء کے نزدیک تو مطلقًا حرام ہیں مگر احناف کے نزدیک جب حرام ہیں جب کہ نشہ دیں یا لہو لعب کے لیے پی جائیں۔ حق مذہب جمہور ہے کہ ہر شراب مطلقًا حرام ہے نشہ دے نہ دے، مفتی کو اسی پر فتویٰ دینا چاہیے۔
- دوسرے یہ کہ خشک نشہ آور چیزیں جیسے بھنگ، چرس، افیون میں بھی اختلاف ہے، فیصلہ یہ ہے کہ دوا میں ان چیزوں کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ نشہ نہ دیں، نشہ دیں تو یہ حرام ہیں، نیز ان چاروں کا استعمال لذت کے لیے حرام ہے اگرچہ نشہ نہ دیں کہ ہر لہو باطل ہے، نیز یہ چیزیں پاک ہیں کہ اگر نمازی کے جیب میں افیون وغیرہ کی پڑیا پڑی ہو تو نماز ہو جائے گی، نیز بھنگ افیون وغیرہ کی تجارت جائز تو ہے کہ ان کا استعمال دواءً حلال ہے مگر نہ تو زیادہ کی تجارت کرے نہ نشہ والوں کے ہاتھ فروخت کرے حتی کہ شراب بنانے والے کے ہاتھ بہت مقدار میں انگور بھی نہ بیچے کہ یہ حرام پر امداد ہے، نیز افیون، بھنگ، چرس کی کاشت جائز ہے جب کہ اس سے کاشتکار کی نیت نشہ کرنے یا نشہ کرانے کی نہ ہو صرف دواءً فروخت کرنے کی ہو۔ تمباکو کے احکام اس سے بھی ہلکے ہیں کہ تمباکو پینا یا کھانا نشہ کے لیے حرام ہے نشہ دے تو حرام نہیں، جو شخص بھنگ، چرس، افیون سے نشہ کرے اس پر حد نہیں بلکہ تعزیر ہے۔ علامہ شامی نے شامی جلد پنجم کتاب الاشربہ میں تمباکو کے بہت خصوصی احکام بیان فرمائے، فیصلہ یہ فرمایا کہ تمباکو حلال ہے مگر اس سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے لہذا طبعًا مکروہ ہے، نشہ دے تو حرام۔[27]

[26] دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد ،السنن دار قطنی. بیروت، لبنان: دار المعرفه، 1386ه4/288

[27] عبد الحق محدث دہلوی ، اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ، 381/4

بعض دفعہ ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ منشیات کا استعمال کرتے ہیں اور بہانہ علاج بناتے ہیں حالانکہ علاج کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

حدیثِ نبوی ﷺ ہے:

«وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ. فَقَالَ: إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ»

”روایت ہے حضرت وائل حضرمی سے کہ حضرت طارق ابن سویدے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا تو منع فرمایا وہ بولے کہ دوا کے لیے بناتا ہوں تو فرمایا کہ شراب دوا نہیں لیکن وہ نری بیماری ہے“

حضرت وائل ابن حجر حضرمی آپ یمن کے شاہزادوں میں سے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے حضور نے آپ کا بڑا احترام فرمایا۔ ان کی اس حدیث کی بنا پر اکثر علماء نے فرمایا کہ شراب اور دیگر منشیات سے علاج حرام ہے اس میں شفا ہے ہی نہیں، مگر بعض نے فرمایا کہ اگر مسلمان متقی حاذق طبیب کہہ دے کہ اس بیماری کی دوا سوائے شراب کے اور کچھ نہیں تب دواءً حلال ہو جاتی ہے یعنی جب شراب حرام رہے تو اس میں شفا نہیں مگر جب بحکم شرعی صورۃ مذکورہ میں حلال ہو جائے تو اس سے علاج ہو سکتا ہے لیکن اگر گلے میں لقمہ پھنس گیا ہے پانی موجود نہیں پی کر اتارے جان جا رہی ہے شراب موجود ہے تو شراب پی کر لقمہ اتار سکتا ہے۔ اس پر تمام علماء کا اجماع ہے کہ اس مصیبت سے چھٹکارا یقیناً ہو جائے گا، بہر حال یہ حدیث قابل غور ہے۔ قرآن کریم نے مخمصہ کی حالت میں مردار کھانے کی اجازت دی ہے وہ آیت اس قول کی تائید کرتی ہے اس حدیث کے متعلق علماء نے بہت گفتگو کی ہے لیکن اکثر نے یہی فتویٰ دیا ہے کہ منشیات کے ذریعے علاج جائز نہیں ہے۔

منشیات کا قانونی دائرہ کار

پاکستان کے آئین و قانون میں منشیات کی حرمت واضح ہے۔ شراب، اور اسکی اقسام، مزید نسوار پان گٹکا اور منشیات کی جتنی بھی اقسام ہیں جن کی ممانعت موجود ہے۔ منشیات کی ان تمام جہات سے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں طرح کے ممالک متاثر ہوئے، ہزار ہا اقدامات کے باوجود پاکستان بھی پان، گٹکا، سگریٹ، نسوار اور شراب کی لت سے پاک نہیں رہا، یہاں تک کے علم وشعور کے ادارے جہاں سے ایسے ناپاک عزائم کے دشمن پیدا ہوتے ہیں وہی منشیات سے پاک نہیں رہے۔

سپریم کورٹ آف لاہور کا نوٹس

پاکستان کے تعلیمی اداروں میں منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان اب کسی سے ڈھکا چھپا نہیں جبکہ 16 ستمبر 2018 کو سپریم کورٹ لاہور میں نجی اور سرکاری تعلیمی اداروں میں منشیات کے استعمال کا نوٹس لیا گیا جس کے بعد سینیٹ سمیت ملک بھر میں تشویش کی لہر دوڑ گئی لیکن ابھی تک اس کی روک تھام کے لیے کوئی اقدامات نہیں کیے گئے۔ میڈیا کی جانب سے بار بار اس اہم مسئلے کو اٹھائے جانے کے باوجود متعلقہ ادارے مجرمانہ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ لمحہ فکریہ اور المیہ یہ ہے کہ بعض نشہ آور جیسے سگریٹ، نسوار اور چرس آج اتنی عوامی ہو چکی ہیں کے انہیں قومی نشے کا درجہ دیا جانے لگا ہے جبکہ اس فہرست میں اب میں آئس اور کرسٹل میتھ کا اضافہ بھی عمل میں آ چکا ہے۔ چند سال قبل ”شیشہ“ کی وبا پھیلی لیکن حکومت کی جانب سے عائد پابندی کی وجہ سے اس میں کمی دیکھنے میں آئی۔

منشیات کی سروے رپورٹ

چند ہی دن پہلے دفاقی وزیرِ منشیات شہریار آفریدی نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ کسی ادارے کے معلم طلباء کو رات پھر جاگنے اور امتحانات کی تیاری کرنے کیلیے منشیات کا سہارا لینے کا مشورہ دیا تھا جسے اسمبلی میں موجود علماءِ کرام نے آڑے ہاتھوں لیا حالانکہ اس سے قبل ایک تحقیق میں سامنے آیا کہ سکول و کالج کے طلباء منشیات کا استعمال کر رہے ہیں امتحانات کی تیاری کیلیے۔ڈاکٹر اعزاز جمال لکھتے ہیں:

"منشیات میں سے آئس کی ایک پڑیا مارکیٹ میں پانچ سے دس ہزار روپے میں فروخت ہونے کے باوجود طلبہ میں اس کا رجحان تیزی سے فروغ پا رہا ہے۔ آئس کی مقبولیت کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اسے استعمال کرنے والا چار دن تسلسل کے ساتھ جاگ سکتا ہے اسی لیے بیشتر طلبا امتحانات کی تیاری کے لیے آئس کا استعمال کرتے ہیں۔ اور حد تو یہ ہے کہ تعلیمی اداروں خصوصاً ہاسٹلوں میں رہنے والے طالبعلم سگریٹ میں آئس بھر کر پیتے ہیں جبکہ یہ نشہ انجکشن کے ذریعے بھی لیا جاتا ہے جبکہ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ہاسٹلوں میں رہنے والی لڑکیوں کی اکثریت نشے کی عادی ہے تاہم ان میں نشہ آور چیونگم کا استعمال زیادہ عام ہے اور پاکستان میں تھائی لینڈ اور یورپ سے درآمد شدہ فلیتو نام چیونگم نوجوانوں میں مقبول ہو رہی ہے جسے 500 سے 1200 روپے تک میں فروخت کیا جاتا ہے۔ اسے چبانے والے طلبہ گھنٹوں نشے میں دھت رہتے ہیں۔"[28]

یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اسکولوں میں نشے کے عادی بیشتر طلبا کا تعلق امیر گھرانوں سے ہے جو نسوار پان گٹکا اور منشیات کے استعمال کو فیشن سمجھتے ہیں لیکن تشویشناک امر یہ ہے کہ ہماری نوجوان نسل منشیات کو برا نہیں سمجھتی اور نہ ہی انہیں اس کے مضمرات سے آگاہی حاصل ہے۔ منشیات کے عام ہونے میں اس کی آسانی سے دستیابی کا اہم کردار ہے۔ اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے جنرل اسٹورز، کینٹین، فروٹ شاپس، ہوٹل، لانڈری، بچوں کو لانے لے جانے والے ٹیکسی اور رکشہ ڈرائیورز اور باربر شاپس پر کام کرنے والے ملازمین منشیات کی فراہمی میں پیش پیش ہیں بلکہ کچھ نجی تعلیمی اداروں کے گارڈز بھی اس کام میں ملوث پائے گئے ہیں۔

منشیات کی سروے رپورٹ 2003ء

نسوار پان گٹکا اور منشیات فروشوں نے نئے دور کے ساتھ زہر بیچنے کا انداز بھی جدید کر لیا ہے۔ آج فیس بک، واٹس اپ اور دیگر سوشل میڈیا ذرائع منشیات کی ترسیل کا موثر ترین ذریعہ ہیں۔ 2003ء کی نسوار پان گٹکا اور منشیات بارے ایک سروے رپورٹ کے مطابق اس وقت لوگوں کی منشیات میں مبتلاء ہونے کی تعداد کا اندازہ لگاتے ہوئے۔ڈاکٹر اعزاز جمال لکھتے ہیں:

"پاکستان میں منشیات کے عادی افراد کی تعداد 76 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے جن میں 78 فیصد مرد اور 22 فیصد خواتین ہیں۔ منشیات کے عادی افراد میں 13 سے 24 سال کے لوگ شامل ہیں جو ایک یا ایک سے زائد بار نشے کی طرف مائل ہوئے ہیں۔ پاکستان میں امیر اور غریب افراد کے نشے میں واضح فرق ہے کیونکہ نشہ اب سستا نہیں ہے۔ پیسے والا طبقہ آئس کرسٹل، میتھ، حشیش اور ہیروئن کے ساتھ ساتھ مختلف دواؤں کا استعمال کرنا پسند کرتا ہے جبکہ متوسط طبقے والے فارماسیوٹیکل ڈرگز، شراب، چرس، پان، گٹکا، نسوار اور سگریٹ وغیرہ کا سہارا لیتے ہیں۔"[29]

[28] ڈاکٹر اعزاز جمال ،نشہ اور اسکا علاج ، ص92
[29] ایضاً ، ص92

مزید لکھتے ہیں:

”قومی سروے (2002 تا 2003) کے مطابق نسوار پان گٹکا اور ہیروئن کی لت میں مبتلا افراد کی اوسط عمر 26 سال سے کم ہو کر 22 سال تک کی تشویشناک حد پر پہنچ گئی ہے، جن میں بڑی تعداد خواتین بالخصوص مراعات یافتہ طبقے سے تعلق رکھنے والی خواتین کی ہے اور یہ شرح 40 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ اس وقت مقبول ترین نشے میں سر فہرست سگریٹ نوشی ہے جسے لوگ نشہ سمجھتے ہی نہیں ہیں، سگریٹ سے آگے بڑھ کر بات شراب نوشی ہیروئن اور دیگر نشہ آور اشیا تک جا پہنچتی ہے۔ ایک ایسی ہی مالدار خاتون نے نسوار پان گٹکا اور سگریٹ نوشی کی وجہ کچھ یوں بتائی کہ ”یہ ان کے لیے اسٹیٹس “کی علامت ہے اور انہیں اپنے مغربی طرز کے رہن سہن کو برقرار رکھنے کی خاطر یہ سب کرنا پڑتا ہے اور اس میں کوئی برائی بھی نہیں ہے۔“

نشے کی عادت جہاں انسانی تباہی کا باعث بنتی ہے وہیں کئی معاشرتی اور سماجی برائیوں کو بھی جنم دیتی ہے۔ نسوار پان گٹکا اور منشیات کے عادی افراد میں ایک جانب زمانے کے ٹھکرائے ہوئے یا ناکامی کے بوجھ تلے افراد شامل ہیں جو صرف راہ فرار تو دوسری جانب شوقیہ نشہ کرنے والے دولت مند ہیں جو اپنی روزمرہ زندگی میں کسی تبدیلی یا ایڈونچر کی غرض سے نشہ کرتے ہیں۔ تشویشناک بات یہ ہے کہ ان میں بڑی تعداد ایسی کم عمر لڑکیوں کی ہے جو مختلف تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہیں اور ان کے دوستوں میں نشہ آور اشیا کا استعمال عام بات ہے اسی وجہ سے بیشتر لڑکیاں دوسروں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے جبکہ ایک بڑی تعداد وزن پر قابو پانے کرنے کے لیے چرس کا نشہ کرتی۔

نفسیاتی ماہرین کے مطابق ایسی خواتین کے مسائل کو اُن کے سماجی تربیت کے مختلف پہلوؤں مثلاً نسل پرستی، جنس پرستی اور غربت سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔ وقت کا تقاضہ یہ ہے کہ معاشرے کے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد معاشرے سے منشیات کے خاتمے کے لیے متحد ہو کر کوششیں کریں۔ منشیات کے مکمل خاتمے کے لیے، منظم تعلیم اور معاشرے کی مسلسل حمایت ضروری ہے جبکہ شعور و بیدار کرنے کے پروگرام مرتب کرنے اور ان پر موثر عمل درآمد کی بھی ضرورت ہے۔ اسی طرح سے معاشرے کے ہر فرد کے لیے بہتر اور زیادہ خوشحال مستقبل کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔

نوجوانوں کی حفاظت قومی ذمہ داری

ہمیں یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ نوجوان کسی بھی ملک کے مستقبل کے معمار ہوتے ہیں، ان کی حفاظت اہم قومی ذمہ داری ہے لہٰذا ملک کے تعلیمی اداروں میں منشیات کے پھیلاؤ اور استعمال کے خلاف فوری کارروائی کی جانی چاہیے اور کر کے اس مکروہ دھندے میں ملوث افراد کو کیفر کردار تک پہنچایا جان ضروری ہے۔

اقدامات

ہماری نسل اس زہر قاتل کی دلدادہ ہو گئی ہے اور ہو رہی ہے اس بگڑتی ہوئی صورتحال میں والدین سب سے اہم کردار ادا کرسکتے ہیں کیوں کہ اس بات سے انکار ممکن ہی نہیں کہ بچوں کی پہلی درس گاہ ماہ کی گود ہوتی ہے اور تربیت کا عمل گھر ہی سے شروع ہوتا ہے۔ اگر والدین بچوں کی تربیت پر توجہ دیتے ہوئے انہیں درست وغلط کی تمیز سکھائیں تو بہت سے مسائل سے نجات حاصل ہوسکتی ہے۔ والدین کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اپنے بچوں کی نگرانی کریں، ان کے بدلتے ہوئے رویئے اور معمولات پر نظر رکھیں اور کوئی بھی غیر معمولی بات سامنے آنے پر فوری ایکشن لیں جبکہ بچوں کی متواتر کاؤنسلنگ بھی کرتے رہیں اور ان سے دوستانہ رویہ رکھیں۔ ایک تحقیق کے مطابق بچوں کی

اکثریت تنہائی کی وجہ سے نشے کا سہارا لیتی ہے کیونکہ جب انہیں والدین کی طرف سے وقت اور توجہ نہیں ملتی تو وہ ایسی سرگرمیوں کا حصہ بن جاتے ہیں۔

قانونی پہلو میں سزا کا تعین

آج اگر حکومت، عوام اور والدین نے مل کر اس وبا کے خاتمے کے لیے اپنا کردار ادا نہ کیا تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ہوسکتے ہیں لہٰذا حکومت ہنگامی بنیادوں پر نسوار پان گٹکا اور منشیات کے خلاف سخت قانون سازی، حکومتی سطح پر آگاہی مہم چلانے کے علاوہ لا اینڈ آرڈر نافذ کرنے والے اداروں اور اینٹی نار کو ٹکس فورس کو پابند کرے کہ وہ تعلیمی اداروں کو ایسے عناصر سے پاک کرے۔

عصرِ حاضر میں منشیات سپلائی کیس کی سماعت سپریم کورٹ میں جاری ہے، عدالت وفاق اور صوبائی حکومتوں کو نسوار پان گٹکا اور منشیات فروشی پر ماہانہ رپورٹ جمع کرانے کا حکم دے چکی ہے۔ اسی لیے اُمید ہے کہ اس ضمن میں حکومت نہ صرف نسوار پان گٹکا اور منشیات فروشوں کے خلاف سخت اقدمات کرے گی بلکہ مستقبل میں اس کی روک تھام کے لیے بھی کوئی نہ کوئی جامع منصوبہ بندی بنائی جائے گی جس کے تحت قانون نافذ کرنے والے اداروں کے تعاون سے ملک میں منشیات کی آسان دستیابی کو ختم کیا جاسکے گا، بس شرط ہے تو حکومت کی جانب سے سنجیدہ اقدامات کی۔

> ”سزائیں ہیروئن، مورفین، کوکین اور آئس سمیت مختلف مقدار کی نشہ آور ادویات اور منشیات پر دی جائیں گی۔ ہیروئن یا مورفین کی 4 کلو کے جرائم پر 20 سال سے زائد قید، 10 لاکھ روپے سے زائد جرمانہ اور 6 کلو گرام یا زائد مقدار کے جرائم پر سزائے موت یا 15 سے 20 لاکھ روپے کے جرمانے کے ساتھ عمر قید کی سزا ہوگی۔“[30]

منشیات کنٹرول ایکٹ کے مطابق 5 کلو یا اس سے زائد کوکین کے جرم میں سزائے موت یا 20 سال سے زائد قید کے ساتھ 25 لاکھ روپے سے زائد جرمانہ ہوگا۔ اسی طرح آئس کی 4 کلو گرام یا زائد مقدار کے جرائم پر سزائے موت یا 25 لاکھ روپے سے زائد جرمانے کے ساتھ عمر قید کی سزا ہوگی جب کہ ایکٹ کے تحت تعلیمی ادارے کے اندر یا اس کے قریب جرم سرزد ہونے پر اس جرم کی زیادہ سے زیادہ سزا ہوگی۔

منشیات کا ادویاتی استعمال

پاکستان اور دنیا بھر میں ادویات سازی میں ایک معمولی مقدار میں دیگر قدرتی اجزء کے طور پر منشیات کا استعمال کیا جاتا ہے جس کا ایک طویل ترین قانونی طریقہ کار ہے اس طریقہ کار اور حکومت کی طرف سے جانچ و پڑتال اور منظوری کے بعد ایک خاصل مقدار میں استعمال کی اجازت ہے۔ ادویات سازی میں افیون جیسی مسکن ادویات منشیات کے زمرے میں آتی ہیں اور اس گروپ میں افیون سے حاصل کردہ سکون بخش دوا کوڈین سے لے کر ہیروئن جیسی غیر قانونی منشیات بھی شامل ہیں۔ افیون جیسی مسکن ادویات ڈاکٹر نسخے پر حاصل کی جاسکتی ہیں اور ان کا عام استعمال دردکش دوائی کے طور پر ہوتا ہے۔ یہ ادویات دماغ کے سیلز پر اثر انداز ہو کر ایسے سگنلز جاری کرتی ہیں جو درد کے احساس کو روک دیتی ہیں اور اس کے ساتھ خوشی یا سرور کے احساسات کو بڑھا دیتی ہیں۔

---

[30] پنجاب افیون کی ضبطی اور انعامات کے احکامات، ایکٹ 1994ء-ص43

حکومت اور محکمہ صحت کی منظوری سے ایک معمولی مقدار میں منشیات کو استعمال جن ادویات میں کیا جات ہے اس گروپ میں شامل علاج کے لیے استعمال ہونے والی دافع درد ادویات عام طور پر ڈاکٹر سے نسخے کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہیں یہ اویات درج ذیل ہیں۔

- مارفین morphine
- ٹریماڈول tramadol
- میتھاڈون methadone
- ڈایامارفین diamorphine
- فینٹال fentanyl
- الفینٹال alfentanil

ان ادویات کے استعمال کا مقصد درد کو عارضی طور پر روکنا ہے اور معمول میں استعمال ہونے والی درد کش ادویات پیراسٹامول، آئی بروفین اور اسپرین کی طرح کام نہیں کرتی ہیں۔ یہ ادویات مثال کے طور پر بہت شدید درد کی صورت میں استعمال ہوتی ہیں جیسا کہ کسی سرجری کی صورت میں یا کینسر کے مریضوں یا ایسے افراد جو زندگی کے آخری ایّام میں ہوتے ہیں۔ اوپائیڈ یا افیون جیسی مسکن ادویات عام طور پر درمیانی درد سے شدید درد کے صورت میں عام طور پر استعمال ہوتی ہیں۔

ادویات کا منفی پہلو

ان ادویات کے استعمال سے سرور کے احساس کی وجہ سے لوگ ان کے استعمال کو جاری رکھتے ہیں اور اس کی وجہ سے نفسیاتی طور پر ان ادویات کے استعمال کے عادی ہوسکتے ہیں۔ پنجاب افیون کی ضبطی اور انعامات کے احکامات، ایکٹ 1994ء میں تعارف میں لکھا ہے کہ

"نشہ آور ادویات کے استعمال اچھے مقصد کے لیے ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ یہ ان ادویات کے استعمال کی لت بھی لگ سکتی ہے۔"[31]

کم خوراک کھانے کی صورت میں لوگوں کو غنودگی ہوسکتی ہے اور زیادہ استعمال خوارک لینے کی صورت میں یہ آپ کے سانس کو آہستہ کرسکتی ہیں اور ان کے دل کی دھڑکن بھی کم ہوجاتی ہے اور ان دونوں علامتوں کی صورت میں موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔ اوپائیڈ ادویات کو شراب کے ساتھ لینے کی صورت میں سنگین نتائج مرتب ہوسکتے ہیں۔

خلاصہ تحقیق

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ نشہ انسان کا ابتداء سے ہی مسئلہ رہا ہے کیونکہ انسان شروع سے سرمست رہنا چاہتا ہے۔ وہ دنیا کے دُکھوں اور پریشانیوں سے بھاگنا چاہتا ہے۔ ایسے میں نشہ ہی وہ عمل ہے جو انسان کے یہ دونوں مسائل حل کردیتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ جب نشئی کا نشہ ٹوٹتا ہے تو زندگی کے دُکھ پہاڑ بن کر اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں جس سے نکلنے کیلئے وہ پھر نشے کی طرف راغب ہوتا ہے اور نشہ آہستہ آہستہ اس کی عادت بن جاتا ہے اور وہ اس کی طلب میں بے چین رہنے لگتا ہے یہاں تک کہ اس کی زندگی کا مقصد ہی نشہ رہ جاتا

---

[31] 31 پنجاب افیون کی ضبطی اور انعامات کے احکامات، ایکٹ 1994ء ص13

ہے۔انسان کی زندگی سے منشیات کے خاتمہ پر مکمل زور صرف اسلام نے دیاہے اور اس کیلیے کلی طور پر اصطلاح متعارف کرائی ہے۔منشیات یہ نشہ سے مشتق ہے جس کے لئے عربی زبان میں "خمر "کا لفظ عام طور سے استعمال کیا جاتا ہے۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خمر کی وضاحت بایں الفاظ کی ہے: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر تشریف فرما تھے اور سنا کہ اے لوگو! جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی، انگور، کھجور، شہد گیہو اور جو سے۔

منشیات کو اسلام نے حرام اس لئے کیا ہے کہ منشیات کا عادی ہوش و ہواس کھو بیٹھتا ہے اور یہ مضمون قرآن میں بیان ہوا ہے کہ جب منشیات میں سے ام الخبائث یعنی کہ شراب کی حرمت کی آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا اللہ تو اس کا واضح بیان فرما ان پر سورۃ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا گیا اور انہیں یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بھی یہی دعا کی کہ یا اللہ اسے ہمارے لئے اور زیادہ صاف بیان فرما اس پر سورۃ نساء کی آیت نازل ہوئی۔امام ابن کثیر فرماتے ہیں:" جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمتِ شراب کی آیات تلاوت فرمائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا اللہ تو اس کا واضح بیان فرما" تب اللہ کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی ارشاد ربانی ہے: "اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو"۔

اسلامی تعلیمات اور اسلام میں حرمتِ منشیات کے پیشِ نظر پاکستان کے آئین و قانون میں منشیات کی حرمت واضح ہے۔شراب، اور اسکی اقسام، مزید نسوار پان گٹکا اور منشیات کی جتنی بھی اقسام ہیں جن کی ممانعت موجود ہے۔منشیات کی ان تمام جہات سے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں طرح کے ممالک متاثر ہوئے، ہزار ہا اقدامات کے باوجود پاکستان بھی پان، گٹکا، سگریٹ، نسوار اور شراب کی لت سے پاک نہیں رہا، یہاں تک کے علم و شعور کے ادارے جہاں سے ایسے ناپاک عزائم کے دشمن پیدا ہوتے ہیں وہی منشیات سے پاک نہیں رہے۔پاکستان کے تعلیمی اداروں میں منشیات کا بڑھتا ہوا رحجان اب کسی سے ڈھکا چھپا نہیں جبکہ 16 ستمبر 2018 کو سپریم کورٹ لاہور میں نجی اور سرکاری تعلیمی اداروں میں منشیات کے استعمال کا نوٹس لیا گیا جس کے بعد سینیٹ سمیت ملک بھر میں تشویش کی لہر دوڑ گئی لیکن ابھی تک اس کی روک تھام کے لیے کوئی اقدامات نہیں کیے گئے۔میڈیا کی جانب سے بار بار اس اہم مسئلے کو اٹھائے جانے کے باوجود متعلقہ ادارے مجرمانہ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔لمحہ فکریہ اور المیہ یہ ہے کہ بعض نشہ آور جیسے سگریٹ، نسوار اور چرس آج اتنی عوامی ہو چکی ہیں کے انہیں قومی نشے کا درجہ دیا جانے لگا ہے جبکہ اس فہرست میں اب میں آئس اور کرسٹل میتھ کا اضافہ بھی عمل میں آچکا ہے۔چند سال قبل "شیشہ" کی وبا پھیلی لیکن حکومت کی جانب سے عائد پابندی کی وجہ سے اس میں کمی دیکھنے میں آئی۔

نتائج وفوائد

اس تحقیقی مقالہ کے فوائد و نتائج حسبِ ذیل ہیں:

1. تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ نشہ انسان کا ابتداء سے ہی مسئلہ رہا ہے۔
2. نشہ ہی وہ عمل ہے جو انسان کے یہ دونوں مسائل حل کر دیتا ہے۔
3. نشہ آہستہ آہستہ اس کی عادت بن جاتا ہے اور وہ اس کی طلب میں بے چین رہنے لگتا ہے یہاں تک کہ اس کی زندگی کا مقصد ہی نشہ رہ جاتا ہے۔

4. منشیات، نشہ سے مشتق ہے جس کے لئے عربی زبان میں "خمر" کا لفظ عام طور سے استعمال کیا جاتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خمر کی وضاحت بایں الفاظ کی ہے
5. جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی، انگور، کھجور، شہد گیہو اور جَو سے۔
6. منشیات کے زمرے میں شراب، تمباکو، بیڑی، سگریٹ، گل، گٹکھا، گانجہ، بھنگ، چرس، کوکین، حقہ، افیم، ہیروئین، وہسکی، سیمپین، بئر، ایل ایس ڈی، حشیش اور مخدارت کی تمام اشیاء شامل ہیں۔
7. پاکستان کے آئین و قانون میں منشیات کی حرمت واضح ہے۔
8. شراب، اور اسکی اقسام، مزید نسوار پان گٹکا اور منشیات کی جتنی بھی اقسام ہیں جن کی ممانعت موجود ہے۔
9. پاکستان کے تعلیمی اداروں میں منشیات کا بڑھتا ہوا رحجان اب کسی سے ڈھکا چھپا نہیں جبکہ 16 ستمبر 2018 کو سپریم کورٹ لاہور میں نجی اور سرکاری تعلیمی اداروں میں منشیات کے استعمال کا نوٹس لیا۔
10. 2018ء میں سینیٹ سمیت ملک بھر میں تشویش کی لہر دوڑ گئی لیکن ابھی تک اس کی روک تھام کے لیے کوئی اقدامات نہیں کیے گئے۔ میڈیا کی جانب سے بار بار اس اہم مسئلے کو اٹھائے جانے کے باوجود متعلقہ ادارے مجرمانہ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔
11. جدید منشیات جیسا کہ آئس اور کرسٹل میتھ کا اضافہ بھی عمل میں آچکا ہے۔ چند سال قبل "شیشہ" کی وبا پھیلی لیکن حکومت کی جانب سے عائد پابندی کی وجہ سے اس میں کمی دیکھنے میں آئی۔

تجاویز و سفارشات

اس موضوع سے متعلق تجاویز و سفارشات حسب ِ ذیل ہیں:

1. منشیات کی حرمت کو واضح انداز میں پیش کیا جائے ۔
2. منشیات کے استعمال میں شکوک و شبہات کو فروغ نہ دیا جائے۔۔
3. اسلام و قانون میں منشیات کی گنجائش نہیں، اس پر تشہیری مواد شائع کی جائے ۔
4. حرمتِ منشیات پر قانونی اصطلاحات کو آسان و سادہ الفاظ میں پیش کیا جائے۔
5. نسلِ نو کو منشیات سے بچانے کیلئے بچپن سے ہی انکی تربیت میں منشیات کے نقصانات و حرمت کی وضاحت پیش کی جائے۔
6. جب مناظرہ یا جدال کریں تو منصف کو انصاف کرنا ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیے۔
7. انصاف کے وقت جدال کرتے ہوئے حق کا ساتھ دیا جائے۔
8. جب جج کے سامنے دونوں فریقین کے وکلاء آپس میں اپنے اپنے دلائل کے ساتھ مجادلہ کریں اور ججز انصاف کے ساتھ فیصلہ دیں ۔
9. نشہ کے عادی کی روحانی تربیت کا طریقہ کار بتایا گیا ہے اول نشہ کے عادی کو حرمتِ منشیات پر مشتمل قرآن کی تعلیم دی جائے۔
10. منشیات کے عادی کو حدیث کی روشنی میں اس کی حرمت اور اس پر وعیدات سے آگاہ کیا جاہے تا کہ اس کے اندر خوف پیدا ہو اور ہو اس نشہ کی لعنت سے بچ سکے۔

مصادر و مراجع

القرآن

ابن کثیر، إسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقي، تفسیر القرآن العظیم، دار طیبة للنشر والتوزیع، 1401ھ-

ابو بکر عبد الرزاق بن ھمام بن نافع الحمیري الیماني الصنعاني، الأمالي في آثار الصحابة، مکتبة القرآن-القاھرة، 1390ھ-

ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی، السنن ابی داؤد. دار إحیاء التراث العربي، بیروت الطبعة الثالثة 1423ھ

أبو عبد اللہ ابن ماجة محمد بن یزید القزویني، سنن ابن ماجہ، مکتبة الرشد، السعودیة، الریاض، س،ن۔

ازدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری. الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب. بیروت، لبنان: دار الحکمہ، 1415ھ.

بخاری، أبو عبد اللہ محمد بن إسماعیل الجعفي، الجامع المسند الصحیح البخاري، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، الطبعة الثالثة، 1420ھ

بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد، شرح السنة. بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، 1403ھ

بیھقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی، السنن الکبری. مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، 1414ھ

پنجاب افیون کی ضبطی اور انعامات کے احکامات، ایکٹ 1994ء

ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذي، منشورات محمد علي بیضون، بیروت الطبعة الأولی، 1419ھ-

دار قطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد، السنن دار قطنی. بیروت، لبنان: دار المعرفہ، 1386ھ

دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن، السنن دارمی. بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، 1407ھ

ڈاکٹر اعزاز جمال، نشہ اور اسکا علاج، مکتبہ نعمانیہ، سیالکوٹ 1976

عبد الحق محدث دہلوی، اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، 1953ء

علي بن الجعد بن عبید، مسند ابن الجعد، دار إحیاء الکتب، العربیة 1409ھ

قشیری، مسلم بن الحجاج النیسابوري، الجامع المسند الصحیح مسلم، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الثانیة، 1420ھ

مسند الإمام أحمد بن حنبل، دار صادر بیروت، الطبعة الثالثة 1414ھ-

مفتی احمد یار خان نعیمی، مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، نعیمی کتب خانہ گجرات 2001